Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ - عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ نمبر ۱۷۵ ، ہفتہ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ ، یکم ظہور ۱۳۶۰ ہش ، یکم اگست ۱۹۸۱ء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ ، ٹیلی فون ۴۴۹ ، قیمت ۵۵ پیسے

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ روفا رجولائی - سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" الحمد للہ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے حضور انور کو ہمیشہ صحت وسلامتی سے رکھے۔ آپ کے مقاصد عالیہ دینیہ میں ہمیشہ آپ کو معجزانہ کامیابیوں سے نوازے اور ہر آن اپنے فرشتوں کے لشکروں کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین ؛

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بہتر ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کے بابرکت وجود پر اپنی رحمتیں نازل کرے اور آپ کو ہر قسم کی بیماری سے کامل مخلصی اور شفاء یابی عطا کرے۔ آمین ؛

خاکسار کے والد مکرم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب واقف زندگی جو ایک لمبے عرصے سے لاہور میں علیل اور صاحب فراش ہیں، کی بیماری میں خدا کے فضل سے پہلے سے تو افاقہ ہے تاہم کمزوری بہت ہے احباب کرام سے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

حبیب الرحمٰن ساحر
لاہور

خاکسار کافی عرصہ سے بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے اسی طرح خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔

احباب جماعت دعا فرماویں اللہ تعالیٰ خاکسار کی پریشانیاں دور فرمائے اور اہلیہ صاحبہ کو مکمل طور پر شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرماوے آمین ؛

غلام محمد غازی معلم وقف جدید
چک نمبر ۹۳/۴R ہارون آباد (ضلع بہاولنگر)

"دُنیا کی محبت سارے خطا کاریوں کی جڑ ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۵۵)

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

عید کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدس کو پیشگوئی کا ہدیہ

مجھے دکھایا گیا کہ میں نے ایک لباسِ فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے

یکم فروری ۱۹۰۳ء بروز پنجشنبہ:

ہدیہ عید حضرت حجۃ اللہ علی الارض (حضرت اقدس۔ ناقل) نے عید کی مبارک صبح کو جو بطور ہدیہ عید سنایا اور اس کے متعلق جو اشتہار شائع کیا گیا ہے۔ اسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ وھو ھذا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نحمدہٗ ونصلی

ایک پیشگوئی جو پیش از وقت شائع کی جاتی ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک شخص اس کو خوب یاد رکھے۔

اوّل ایک خفیف خواب میں جو کشف کے رنگ میں تھا مجھے دکھایا گیا کہ میں نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے پھر وہ کشفی حالت کی طرف منتقل ہو گئی۔ چنانچہ وہ تمام فقرات جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

يُبْدِيْ لَكَ الرَّحْمٰنُ شَيْئًا - اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ

ترجمہ:- خدا جو رحمان ہے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لیے کچھ ظہور میں لائے گا۔ خدا کا امر آرہا ہے تم جلدی نہ کرو

صبح پانچ بجے کا وقت تھا یکم جنوری ۱۹۰۳ء و یکم شوال ۱۳۲۰ھ روز عید جب میرے خدا نے مجھے یہ خوشخبری دی اس سے پہلے ۲۵ر دسمبر ۱۹۰۲ء کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

اِنِّيْ صَادِقٌ - صَادِقٌ وَّسَيَشْهَدُ اللّٰهُ لِيْ

ترجمہ: میں صادق ہوں۔ صادق ہوں۔ عنقریب خدا تعالیٰ میری گواہی دے گا۔

یہ پیش گوئیاں باآواز بلند پکار رہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا امر میری تائید میں ظاہر ہونے والا ہے جس سے میری سچائی ظاہر ہوگی اور ایک وجاہت اور قبولیت ظہور میں آئے گی اور وہ خدا تعالیٰ کا نشان ہوگا تا دشمنوں کو شرمندہ کرے اور میری وجاہت اور عزت اور سچائی کی نشانیاں دنیا میں پھیلا دے۔

نوٹ:- چونکہ ہمارے ملک میں یہ رسم ہے کہ عید کے دن صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرتے ہیں۔ سو میرے خداوند نے سب سے پہلے یعنی قبل از صبح پانچ بجے مجھے اس عظیم الشان پیشگوئی کا ہدیہ بھیج دیا ہے۔ اس ہدیہ پر ہم اس کا شکر کرتے ہیں اور ناظرین کو یہ بھی خوشخبری دیتے ہیں کہ ہم عنقریب ان نشانوں کے متعلق بھی ایک اشتہار شائع کریں گے جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک گذشتہ سالوں میں ظہور میں آچکے ہیں۔

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی یکم جنوری ۱۹۰۳ء

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱ صفحہ ۱ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء) (بحوالہ ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۳۴-۳۳۵)

قادیان میں عید الفطر

"(حضرت اقدس۔ ناقل) نے نماز عید سے پیشتر احباب کے لیے میٹھے چاول تیار کروائے اور سب احباب نے مل کر کھائے۔ گیارہ بجے کے قریب خدا تعالیٰ کا برگزیدہ سادے لباس میں ایک چوغہ زیب تن کئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لایا۔ جس قدر احباب تھے انہوں نے دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی کی اور عید کی مبارکباد دی۔

اتنے میں حکیم نور الدین صاحب تشریف لائے اور آپ نے عید کی نماز پڑھائی اور ہر دو رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پیشتر سات اور پانچ تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو۔ ناقل) نے گوش مبارک تک حسب دستور اپنے ہاتھ اٹھائے۔

ظہر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو کرکے گرد ایک صافہ لپٹا ہوا تھا فرمایا کہ

کچھ شکایت درد گردہ کی شروع ہو رہی ہے۔ اس لیے میں نے باندھ لیا ہے۔

تاعود صحت

فرمایا کہ صحت تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جب تک وہ ارادہ نہ کرے۔ کیا ہو سکتا ہے"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۳۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

یکم ظہور ۱۳۶۰ ہش

کامل متقیوں کی ظاہری اور باطنی علامات

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ اگر وہ مشکلات و مصائب اور ہر قسم کے خوف و حزن سے نجات چاہتے ہیں اور ایمان و اعمال صالحہ میں ترقی کر کے فلاح دارین کے وارث بننا چاہتے ہیں تو وہ تقوےٰ کی راہ پر گامزن ہو کر اس میں کمال حاصل کریں۔

اللہ تعالےٰ نے اس ضمن میں متقیوں کی ظاہری اور باطنی علامتیں بھی بیان فرمائی ہیں اور بتایا ہے کہ جن میں یہ ظاہری اور باطنی علامتیں پائی جائیں گی وہی اصل اور حقیقی متقی ہونے کے باعث فلاح دارین کے وارث ہوں گے جہاں تک ظاہری علامتوں کا تعلق ہے اللہ تعالےٰ ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۷۸)

ترجمہ: تمہارا مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیرنا کوئی بڑی نیکی نہیں ہے۔ لیکن کامل نیک وہ شخص ہے جو اللہ اور روز آخرت، ملائکہ (اللہ کی) کتاب اور نبیوں پر ایمان لایا اور جس نے اس کی (یعنی اللہ کی) محبت کی وجہ سے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کو اور سوالیوں کو نیز غلاموں کو (ان کی آزادی کے لئے) اپنا مال دیا اور نماز کو قائم رکھا اور زکوٰۃ کو ادا کیا اور اپنے عہد کو جب بھی وہ (کوئی) عہد کر لیں پورا کرنے والے اور (خاصکر) تنگی اور بیماری میں اور جنگ کے وقت برداشت سے کام لینے والے (کامل نیک ہیں) یہی لوگ ہیں جو (اپنے قول کے) سچے نکلے اور یہی لوگ کامل متقی ہیں۔

یہ آیۂ کریمہ ایمان و اعتقاد، حقوق اللہ، حقوق العباد، اور تنگی و فراخی میں مومنوں کے طرز عمل پر حاوی ہے اور بتایا گیا ہے کہ کامل متقی اللہ اور روز آخرت، ملائکہ، کتاب اللہ اور سب نبیوں پر دل سے ایمان لاتے ہیں۔ پھر ایمان کے مطابق اعمال حسنہ بجا لاتے ہیں۔ حقوق اللہ کی ادائیگی کا خاص خیال رکھتے ہوئے نماز کو قائم رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ کئے ہوئے تمام عہدوں کو پوری طرح نبھاتے ہیں۔ اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی میں خاص تعہد سے کام لیتے ہوئے زکوٰۃ ادا کرنے کے علاوہ اپنے مال کو رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوالیوں پر اور غلاموں کو آزاد کرانے پر بے دریغ خرچ کرتے ہیں اور دل میں کوئی تنگی محسوس نہیں کرتے۔ اور اگر خود جنگ و دست اور بیمار ہوں یا اللہ اور اس کے رسولؐ کے دشمنوں کے ساتھ مقابلہ کی صورت پیدا ہو جائے تو وہ کمال صبر اور ہمت و استقلال کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

یہ سب اعمال حسنہ ایمان کے وہ دعویدار بھی کسی نہ کسی رنگ میں بجا لا رہے ہوتے ہیں جو تقوےٰ کے اعلیٰ مقام پر نہیں ہوتے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کامل متقیوں اور ایمان کے ایسے دعویداروں میں مابہ الامتیاز کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسی آیۂ کریمہ میں کامل متقیوں کی ایک باطنی علامت کا ذکر کر کے اس مابہ الامتیاز کو واضح کر دیا ہے۔ اس مابہ الامتیاز کی طرف اشارہ اس نے عَلٰى حُبِّهٖ کے الفاظ میں کیا عَلٰى حُبِّهٖ کے الفاظ استعمال کر کے اس نے بتایا ہے کہ کامل متقی حقوق اللہ اور حقوق العباد سے تعلق رکھنے والے جملہ اعمال حسنہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ محبت ذاتی کے جوش کے تحت اس نیت سے بجا لاتے ہیں کہ ان کا محبوب حقیقی ان سے راضی ہو جائے اور یہ کہ اس کی دائمی خوشنودی اسے حاصل رہے۔ دوسرے لوگ بھی یہ نیکیاں بجا لاتے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ ان اعمال حسنہ کی بجا آوری میں ریا یا شہرت طلبی کا دخل ہو یا دنیوی خوشحالی کی شرط کے ساتھ وہ انہیں بجا لا رہے ہوں اور اس طرح ان کی یہ نیکیاں اکارت جا رہی ہوں۔ برخلاف اس کے کامل متقی یہ تمام نیکیاں محبت الٰہی کے جوش میں بجا لا رہے ہوتے ہیں۔ انہیں اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ انہیں ان نیکیوں کا کوئی اجر ملتا ہے یا نہیں یا انہیں جنت کا مستحق قرار دیا جاتا ہے یا نہیں دیا جاتا ان کی تو ایک ہی غرض ہوتی ہے کہ محبوب حقیقی ان سے راضی ہو جائے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ایک اور آیت میں متقیوں کی سب سے بڑی علامت یہی قرار دی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ سے سچی محبت رکھتے ہیں اور صرف اور صرف وہی ان کا محبوب و مطلوب ہوتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

(یونس آیات ۶۳، ۶۴)

ترجمہ: سنو! جو (لوگ) اللہ سے سچی محبت رکھنے والے ہیں ان پر نہ تو کوئی خوف مستولی ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں (اور یہ وہ لوگ ہیں) جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقوےٰ کو (ہمیشہ) لازم حال رکھا۔

الغرض کامل متقیوں کی ظاہر علامت تو یہ ہے کہ وہ جملہ نیک اعمال جن کا خدا تعالےٰ نے حکم دیا ہے کمال تعہد سے بجا لا رہے ہوتے ہیں اور باطنی علامت ان کی یہ ہوتی ہے کہ وہ یہ جملہ اعمال کسی ذاتی غرض کے ماتحت نہیں بلکہ خالصۃً محبت الٰہیہ ذاتیہ کے جوش میں بجا لاتے ہیں۔ اور یہی وہ مابہ الامتیاز ہے جو کامل متقیوں کو دوسروں سے ممتاز کر دکھاتا ہے۔

فلاح دارین کی بشارتیں ایسے ہی کامل متقیوں کے لئے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

(یونس آیت ۶۵)

ترجمہ: ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور بعد والی زندگی میں بھی۔ اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔

ایک خواب اور اس کی تعبیر

۴ ستمبر ۱۹۰۶ء

فرمایا:۔ "آج ہی ایک خواب میں دیکھا کہ ایک چوغہ زریں جس پر بہت سنہری کام کیا ہوا ہے مجھے غیب سے دیا گیا ہے۔ ایک چور اس چوغہ کو لے کر بھاگا۔ اس چور کے پیچھے کوئی آدمی بھاگا جس نے چور کو پکڑ لیا اور چوغہ واپس لے لیا۔ بعد اس کے وہ چوغہ ایک کتاب کی شکل میں ہو گیا جس کو "تفسیر کبیر" کہتے ہیں اور معلوم ہوا کہ چور اس کو اس غرض سے لے کر بھاگا کہ اس تفسیر کو نابود کر دے۔"

فرمایا:۔ "اس کشف کی تعبیر یہ ہے کہ چور سے مراد شیطان ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ ہمارے ملفوظات لوگوں کی نظر سے غائب کر دے مگر ایسا نہیں ہوگا اور "تفسیر کبیر" جو چوغہ کے رنگ میں دکھائی گئی اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ ہمارے لئے موجب عزت و زینت ہوگی۔ واللہ اعلم"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۶ مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ و الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(منقول از ہفت روزہ لاہور ۲۶ جولائی ۱۹۸۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اِقْرَءُوا الْقُرْآن"

★ مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۴ ج.ب ضلع بہاولنگر

قرآن کریم کی تلاوت اپنے اندر بے شمار برکات رکھتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وہ پہلا اور آخری کلام ہے جس کا لفظ لفظ اور حرف حرف چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی جوں کا توں محفوظ ہے اور تا قیامت محفوظ و مامون رہے گا۔

اس کتابِ حق کے ظاہری الفاظ کا پڑھنا بھی موجبِ برکت ہے اور سمجھ کر پڑھنا اور پھر اس کی ہدایات اور احکام پر عمل کرنا نُورٌ عَلٰی نُور ہے دونوں جہانوں کی کامیابی کا ذریعہ اور اطمینانِ قلب کا باعث ہے۔ زندگی کے آداب سکھانے والی۔ اخلاقِ حسنہ کی طرف رہنمائی کرنے والی۔ رُوحانیت کو بڑھانے اور اپنے خالقِ حقیقی کی معرفت اور محبت کے زندگی بخش جام پلانے والی یہی کتابِ رحمان ہے۔

اس کلامِ پاک کی ایک خوبی اور فضیلت ایسی ہے جو اس کی دیگر بے شمار خوبیوں اور فضائل کی طرح اپنی نظیر آپ ہے اور وہ یہ کہ اس عظیم و کریم اور حکیم و مجید کتاب کا بلا مبالغہ ہر صفحہ اللہ تعالیٰ کے پاک نام۔ اُس کے ذکر۔ اُس کی صفات اور اُس کے اسماءِ حسنہ سے معمور ہے۔ آپ تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ قرآن کریم خواہ چھوٹے سے چھوٹے سائز کا ہو خواہ بڑے سے بڑے سائز اور تقطیع کا ہو یہ امتیازی وصف اور خوبی قرآن کریم کے ہر سائز کے نسخہ میں اور اُس کے ہر صفحہ پر بہت نمایاں نظر آئے گی۔ جبکہ دوسری کسی مذہبی یا غیر مذہبی آسمانی یا زمینی کتاب میں ہرگز یہ بات نہیں پائی جاتی۔ اس تابناک حقیقت کو سمجھ لینے کے بعد ذرا غور کیجئے کہ انسانی زندگی کا جو مقصدِ وحید ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت اور اُس کی محبت و معرفت اور اس سے زندہ اور ذاتی تعلق کا حصول اور اُس کا دیدار حاصل ہونا اُس کی گفتار کا سُننا اس سے شرفِ ہمکلامی یہ سب ثمرات و برکات سوائے اُس قرآنِ مبین کے کہاں اور کیونکر حاصل ہو سکتے ہیں جس کا ہر ہر صفحہ:۔

- اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں سے لبریز ہو، اس کی صفات، اور عظمت و شان سے معمور ہو۔
- جس کی تلاوت کے دوران ہر لحظہ اللہ ہی اللہ زبان سے دُہرایا جائے اُس کے رحم و کرم، اس کی قدرت و نصرت اُس کی رحمت اور عفو، اس کی محبت، اسکی غفاری و ستاری اس کی سبوحیت و قدوسیت کا ذکر ہوتا رہے اور اس کی صفات کے جلوے قلب و روح اور ذہن و دماغ اور افکار کو نُور بخشتے رہیں روشنی و تابندگی، فرحت اور طمانیت اور یقین و ایمان کی دولتِ لازوال سے مالا مال کرتے رہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی جنہوں نے اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر زندہ دین — اسلام، زندہ رسول — حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور زندہ کتاب۔ قرآن کا زندگی بخش اور لاثانی تصور پیش فرمایا اور یہ اُمید افزا مژدہ جانفزا سُنایا کہ ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار"

آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے (۱) اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا۔ ہم نے اُس خدا کی آواز سنی اور اُس کے پُرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۶۵)

(۲) "وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا"۔ ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اُس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔"

(۳) "لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولا کریم سے ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام اُن کے دلوں پر اُترتے ہیں اور معارف اور نکات اُن کے منہ سے نکلتے ہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۴)

> زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

آپ نے ہزارہا بار قرآن کو پڑھا اس پر غور و تدبر کیا اس کی تفسیر و تشریح میں ہزارہا صفحات لکھے اور اس کے معارف و نکات اور اسرار کو واضح کرنے کے لئے ہزاروں گھنٹے تقاریر و وعظ فرمائے اور پھر اپنی دعاؤں، زبردست روحانی قوت و تاثیر اور الٰہی تائید سے ایک عظیم عاشقِ قرآن جماعت قائم کر دی جو مسلسل ۹۲ سال سے خدمتِ قرآن کر رہی ہے اور قرآنِ کریم کے انوار و برکات سے ساری دنیا کو روشناس کروا رہی ہے اس جماعت کے بچوں نوجوانوں اس کے چھوٹوں بڑوں اس کی عورتوں اور اس کے مردوں سب کی دن رات ایک ہی آرزو ایک ہی خواہش اور ایک ہی مقصد اور ایک ہی کوشش ہے کہ اپنے اور بیگانے مسلمان اور غیر مسلم مشرقی اور مغربی عربی اور عجمی سب کے سب قرآن کریم سے محبت کرنے لگ جائیں قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والے اور اس کے حقیقی معانی اور تفسیر سے واقف ہو جائیں تا وہ دونوں جہانوں میں نجات اور حقیقی خوشحالی پائیں۔ اس پاک جماعت کے خدمتِ قرآن اور عشقِ قرآن کے جذبۂ صادق سے سرشار افراد کے دلوں سے قرآن کی محبت نکالی نہیں جا سکتی ان کے افکار و خیالات کو نُورِ قرآن نے کچھ اس طرح روشن کر دیا ہے کہ کوئی ظلمتِ باطل اس روشنی کو ماند نہیں کر سکتی بلکہ ضیائے حق نے ان پاکبازوں کی شاہراہِ زندگی کو کچھ اس طرح بقعۂ نُور بنا دیا ہے کہ وہ شکوک و شبہات اور ظلمتُ الباطل کی بھول بھلیوں میں کبھی سرگرداں نہیں پھر سکتے۔ یہ عشاقِ قرآن اس یقین پر قائم ہیں اور قائم رہیں گے کہ ؎

"جمالِ حُسنِ قرآں نُورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبادت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بستاں ہے"

(کلام بانی سلسلہ احمدیہ)

حضرتِ اقدس بانیٔ احمدیت اور آپ کے مقدس و مطہر جانشینوں، قدرت ثانیہ کے مظاہر وجودوں کی انتہائی بابرکت روحانی تربیت و رہنمائی کے نتیجہ میں اِن مردانِ حق کو قرآن کا حقیقی ترجمہ اور تفسیر آتی ہے ان کے ہاتھ میں اللہ جلشانہٗ قادر و توانا کا دیا ہوا قرآنی معارف کا وہ چراغ ہے کہ باطل کے اندھیرے اور شکوک و شبہات کی دلدل میں پھنسے ہوئے لوگ اس چراغ کو ہرگز بجھا نہیں سکتے ؎

"نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا"

ہمارے آقا و مولیٰ ہمارے ہادیٔ اعظم خیر المرسلین و خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ" (مسلم)

"قرآن پڑھا کرو اس لئے کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفیع بن کر آئے گا۔"

اس ارشادِ نبوی کے مطابق جماعت احمدیہ کے افراد قرآن کو پڑھتے ہیں اس یقین اور اعتماد کے ساتھ کہ یہ اللہ کا کلام ہے جو دائمی ہے جس کا حرف حرف اور لفظ لفظ متغیر۔ غیر متبدل اور ناسخ و منسوخ آیات سے مبرا ہے۔ یہ وہ کلام ہے جو خدا کا کلام ہے جس کی سورۃ فاتحہ کی بسم اللہ کی ب سے لے کر وَالنَّاس کی س تک ہر زیر زبر ہر شعشہ اور ہر لفظ اور حرف کی ظاہری و معنوی حفاظت کی ذمہ داری خود خدائے قادر و قدیر نے لی ہے اور یہ باطل شکن اعلان فرمایا ہے کہ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ،

"ہم نے ہی "الذِّکر" (قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔"

پس ہر احمدی جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارک کی تعمیل میں قرآن پڑھتا ہے تو اس زندہ اور کامل یقین کے ساتھ کہ:۔

★ قرآن کریم ہر قسم کے ریب، شک و شبہ، الزام۔ کمی و کجی۔ کمزوری سے پاک اور بے عیب کلام ہے جو شکوک و شبہات کی ظلمات سے نکالتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کی عزت و عظمت اور شان اور خود اپنی عزت و عظمت اور حقانیت کو واضح دلائل اور "فرقان" کے ذریعہ قائم فرماتا ہے۔ ان میں سے کسی پر کوئی حرف نہیں آنے دیتا۔

★ اس کلامُ اللہ میں کوئی اختلاف نہیں، کوئی تضاد نہیں۔

★ اس کا کوئی لفظ کسی دوسرے لفظ کے اور اس کی کوئی آیت اسکی کسی دوسری آیت کے مفہوم کے خلاف نہیں۔

★ یہ کلامِ رحمان اپنے ہر دعویٰ کی دلیل خود دیتا ہے کسی کی وکالت کا محتاج نہیں۔

★ یہ کلامِ پاکِ رحمان گزشتہ آسمانی و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الہامی کتب کی صداقتوں کا جامع اور نئی اور ہمیشہ قائم رہنے والی صداقتوں پر مشتمل ہے۔ فِیْهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ

★ اس قرآن عظیم کی پیش کردہ کوئی دلیل کوئی حکم کوئی حکمت کوئی صداقت تا قیامت نہ ٹل سکتی ہے نہ تبدیل ہو سکتی ہے بلکہ یہ وہ هُدًى لِّلنَّاسِ اور هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ اور ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ہے جو مرتبہ اور مقام اور شان اور عظمت اور بزرگی میں دوسرے تمام الہاموں اور کلاموں اور حدیثوں اور کتابوں پر کامل برتری اور فضیلت رکھتا ہے جو ہر قسم کے بدلتے ہوئے حالات میں مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور نور ہے اور کافروں پر حجت اور تمام نسل انسانی کو اُمّتِ واحدہ بنانے والا اور اُسے عالمگیر اخوت کے پلیٹ فارم پر جمع کرنے والا ابدی، دائمی اور آخری پیغام خداوندی ہے۔

★ جس کی نہ گزشتہ چودہ سو سالہ طویل عرصہ میں کوئی نظیر لا سکا ہے نہ آئندہ کوئی اس کی مثل اور مثال لا سکے گا اور یہ کلام اللہ ہمیشہ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ اور هَلْ مِنْ مُّعَارِضٍ کا نقارہ بجاتا رہے گا۔

"نظیر اسکی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اُس پہ آساں ہے"

(حضرت بانیٔ احمدیت)

(۸) قرآن کریم کی برکات اس کے ثمرات اس کی روحانی تاثیرات اور معجزات ہر زمانہ میں زندہ ہیں اور تا قیامت موسلا دھار برسنے والی بارش سے بڑھ کر برستے اور ظاہر ہوتے رہیں گے۔

ہر احمدی مسلمان اپنے روحانی پیشوا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ ذیل ارشادات اور ایمان و یقین کی مضبوط چٹان پر قائم کر دینے والے فرمودات کو پیشِ نظر رکھکر اِقْرَءُوا الْقُرْاٰن کے فرمانِ نبوی کی تعمیل کرتا ہے۔ حضرت اقدس بانیٔ احمدیت کے وہ ارشادات یہ ہیں:۔

۱۔ "تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی"

(کشتی نوح صفحہ ۲۴)

۲۔ قرآن شریف کے بعد کسی کتاب کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ جس قدر انسان کی حاجت تھی وہ سب کچھ قرآن شریف بیان کر چکا"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۰۷)

۳۔ "اب کوئی ایسی وحی یا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکامِ فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کا تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۰-۶۱)

۴۔ "خدا اُس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے"

۵۔ "ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتبِ سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام و اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳ طبع اوّل)

پس وہ خوش نصیب جو مذکورہ بالا ارشادات کی حقیقی روح کو سمجھ کر ان کے مطابق قرآن عظیم کو پڑھتے پڑھاتے اس کی حقیقی تفسیر اور تراجم کی اشاعت کرتے ہیں اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر ایمان لاتے اور اسکی حقیقت کو سمجھ کر خالص توحید پر قائم اور محبتِ الٰہی میں محو ہیں دنیا کی کوئی طاقت اُن کو ناکام نہیں کر سکتی بلکہ خدا تعالیٰ اُن کا مددگار و محافظ ہو گا اور انہیں ہر گام اپنی نصرت و فتوحات سے نواز کر ساحلِ مراد تک پہنچا کر رہے گا۔ انشاء اللہ القدیر و نتوکل علی اللہ العزیز

اے فرزندانِ احمدیت! حضرت اقدس احمد قادیانی کے درختِ وجود کی سرسبز شاخو!

ربّ العزت کا مقدس کلام قرآن تم پڑھتے ہو اس قرآنِ حکیم کے نازل کرنے والے پیارے خدا نے تمہیں ہاں تمہیں یعنی اس قرآن کو پڑھنے والوں کو اس پر ایمان لانے والوں کو نہایت درجہ پیار کے ساتھ تمہیں مومن قرار دے کر اپنے کلام میں یہ خوش خبری سنائی ہے کہ

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لا وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝

(بنی اسرائیل: ع ۹)

"اور ہم قرآن میں سے آہستہ آہستہ وہ (تعلیم) اتار رہے ہیں جو مومنوں کے لئے (تو) شفا اور رحمت (کا موجب ہے) اور ظالموں کو صرف خسارہ میں بڑھاتی ہے"

ایک یہ خوش خبری ہے اُمید اور رحمت اور ترقی اور عزت کا پیغام اور ضمانت ہے جو آپ کو دی گئی ہے اور دوسری وہ ہمارے رسول سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث جو اوپر درج کی جا چکی ہے کہ:

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰن۔

قرآن پڑھا کرو کہ یہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے قیامت کے دن شفیع بن کر آئیگا"

یہ کتنی بڑی خوش خبری ہے۔ اگر ہم سچے دل کے ساتھ قرآن پڑھتے رہیں ہمارے گھروں میں صبح کا آغاز تلاوتِ قرآن سے ہو بچے قرآن سیکھ رہے ہوں بڑے جن کو نہیں آتا وہ سیکھ رہے ہوں جن کو قرآن آتا ہے وہ سکھلا رہے ہوں آگے پھر قرآن کا ترجمہ تفسیر پڑھ کر اُسے ہر کس کو آگے سکھلائیں اور علومِ قرآنی کی ہر جگہ ہر مجلس ہر علاقہ ہر ملک میں جہاں بھی ہم پہنچیں اشاعت کرتے رہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا خوشخبری کے ہم مستحق قرار پائیں گے۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ۔

اَلْقُرْاٰنُ شَافِعٌ مُّشَفَّعٌ (الحاکم)

"قرآن پاک کی شفاعت قبول کی جائے گی" حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یہ حدیث مروی ہے "اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ"

کہ روزہ اور قرآن دونوں بندہ کے لئے شفاعت کرتے ہیں" (احمد)

نیز حضور فرماتے ہیں کہ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اَفْضَلُ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَا نَبِيٌّ وَّلَا مَلَكٌ وَّلَا غَيْرُهٗ" (رواہ عبدالملک بن حبیب کذا فی شرح الاحیاء)

"قیامت کے دن اللہ کے نزدیک قرآن سے بڑھکر کوئی شفیع نہیں ہو گا نہ کوئی نبی نہ کوئی فرشتہ نہ کوئی اور"

پس قولِ خدا کلام اللہ کو پڑھو پھر پڑھو اور پھر پڑھو اتنا پڑھو کہ دنیا کی کسی اور کتاب کو اس کا ہزارواں حصہ بھی نہ پڑھا ہو اور اس کے ترجمہ اور حقیقی تفسیر کو سیکھ کر دنیا پر ثابت کر دو کہ ہر صداقت قرآن سے نکلی ہے ہر سچا علم قرآن کا خادم اور خوشہ چین ہے۔

اللہ تعالیٰ نسلاً بعد نسلٍ قرآن کریم کا عشق و محبت اور خدمتِ قرآن کا پاک جذبہ قیامت تک ہم میں قائم رکھے اور ہم علیٰ وجہ البصیرت اور عاشقانہ و والہانہ انداز میں حضرت اقدس بانی اقدس احمدیت (اللہ تعالیٰ کے ہزاروں ہزار سلام ہوں آپ پر) کا یہ پیارا شعر دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے جذبہ کے ساتھ اپنے ربّ اکریم کو مخاطب کر کے پڑھیں اور وہ مہربان آقا اسے قبول فرمائے کہ

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے،

انصار اللہ اور وقفِ جدید کی مالی قربانیاں

سیدنا حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کے متعلق فرمایا:۔

"اب بعض وعدے ایسے آ رہے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ جماعت کے افراد پر یہ بات واضح ہو گئی ہے اور وہ اسے سمجھ رہے ہیں۔ چنانچہ اب چھ روپے سے زیادہ کے وعدے بھی آ رہے ہیں۔ لیکن جب یہ بات پوری طرح سے واضح ہو جائے گی تو ایسے دوست بھی نکل آئیں گے جو مثلاً ۵۰۰/- روپے یا ۶۰۰/- روپے دے دیں اور پھر اللہ تعالیٰ اسے اور پھیلائے گا تو ایسے مالدار بھی نکلیں گے جو اکیلے ہی اپنی طرف سے اس تحریک میں ہزار یا ڈیڑھ ہزار، دو ہزار، چار ہزار روپے بھی دے دیں۔"

(الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۵۸ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کا مبارک فرمان ہر سال کئی کئی بار اپنی پوری شان کے ساتھ پورا ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے دوستوں کو جو اس فرمان کو پورا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ اپنے فضل و کرم سے جزاءِ خیر عطا فرمائے۔ اور اُن کے اموال اور اولاد میں برکت دے۔ آمین

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ذی ثروت احمدی احباب کو ۵۰۰/- روپے یا ۱۰۰۰/- روپے یا اس سے زائد چندہ وقفِ جدید ادا کر کے معاونین خاص میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تمام زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ اپنی جماعت کے زیادہ سے زیادہ دوستوں کو وقفِ جدید کے معاونین خصوصی میں شامل کرنے کی مساعی فرمائیں اور مرکز میں ایسی رپورٹیں بھجوائیں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

"مسجدوں کی زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۷۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ امین بیگم احمدی آف نیروبی کا ذکر خیر

(از محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل مبلغ انچارج انگلستان مشن)

عزیزہ محترمہ امین بیگم احمدی جو محترم ڈاکٹر عبداللہ احمدی صاحب آف نیروبی (مشرقی افریقہ) کی دختر تھیں اور ۱۹۶۴ء سے اپنے خاوند محترم برادرم محمد امین احمدی کے ساتھ ہجرت کر کے اپنے خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ انگلستان آکر آباد ہو گئی تھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گذشتہ دورہ انگلستان کے دوران ستمبر ۱۹۸۰ء میں وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

جن دنوں خاکسار کا قیام مشرقی افریقہ میں تھا جو محض توفیق باری تعالیٰ سے ستائیس سال تک ممتد رہا۔ کئی خاندانوں سے محبت اور موانست کے تعلقات بوجہ ان کے اخلاص و محبت دینی کاموں میں تعاون، اس عاجز سے للہ اخوت اور بھائیوں اور عزیزوں والے معاملہ کے باعث گہرے مراسم ہو گئے تھے۔ حتیٰ کہ مشرقی افریقہ سے واپسی کے بعد آج تک ان خاندانوں اور ان عزیزوں کے تعلقات اس عاجز سے ویسے ہی ہیں جن کے لئے دل ممنونیت کے جذبات سے ہمیشہ لبریز رہا۔

ان خاندانوں میں ایک خاندان امین بیگم احمدی (اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس نصیب کرے) کا بھی تھا ان کے والد حضرت ڈاکٹر عبداللہ احمدی بہت بزرگ تھے اور نیروبی جب ابھی آباد ہی ہو رہا تھا اسی وقت سے نیروبی میں مقیم تھے مجھ سے بہت پیار رکھتے اور بچوں کی طرح سمجھتے، اپنی کار اور اپنی آرام کی اشیاء خاکسار، جماعت کو تبلیغی و دینی اغراض کیلئے فوراً مہیا کر دیتے اور اپنے گھر کو میرے لئے ہمیشہ کھلا رکھا۔ ان کی ساری بچیاں اور بچوں کا مجھ سے بھائیوں والا معاملہ تھا۔ ادھر عزیزہ امین بیگم مرحومہ کے خاوند برادرم محمد امین صاحب خاکسار کے نیروبی جانے کے بعد جب لال حسین صاحب اختر سے مناظرہ ہوا تو یہ خود، ان کے والد مکرم بابو غلام محمد صاحب اور ان کے دیگر سارے بھائی بہنوں نے سوائے ایک بھائی کے جو آجکل مانچسٹر میں ہیں مناظرہ سننے کے بعد احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کیا اس وجہ سے اس خاندان نے بھی ہمیشہ بہت محبت اور پیار کا سلوک مجھ سے روا رکھا۔ مرحوم بابو غلام محمد صاحب جو برادرم محمد امین احمدی صاحب کے والد تھے ان کی تواضع اور محبت کا یہ حال تھا کہ جب کبھی خاکسار نیروبی آتا تو زور دے کر مجھے اپنے ہاں ٹھہراتے اور کبھی اس وقت تک کھانا نہ کھاتے جب تک میں اپنے کام سے فارغ ہو کر ان کے ہاں نہ پہنچ جاؤں۔ وفات سے قبل انہوں نے ایک وصیت کی اور اخلاص و محبت احمدیت میں اتنی ترقی کر لی کہ اپنی جائیداد کا ۱/۵ حصہ سلسلہ کو ادا کرنے کا لکھا اور بعد وفات ان کے بچوں نے پچاس ہزار شلنگ کی رقم سلسلہ کو ان کی وصیت کے مطابق ادا کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ حضرت بابو صاحب نے بھی چونکہ خاکسار کے ذریعہ مناظرہ سننے کے بعد بیعت کی تھی انہیں بھی اس وجہ سے خاکسار سے بہت گہرا لگاؤ رہا۔

عزیزہ امین بیگم احمدی جب بالغ ہوئیں اور ادھر برادرم محمد امین احمدی نے شادی کا ارادہ کیا تو مرحوم و مغفور بابو غلام محمد صاحب نے خواہش کی کہ ان کے بڑے لڑکے محمد امین احمدی صاحب کا رشتہ امین بیگم احمدی صاحبہ سے ہو جائے۔ اس وقت حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب جماعت احمدیہ نیروبی کے صدر تھے اور محمد امین صاحب ان کے شاگرد تھے۔ اسی طرح جماعت کے بعض اور بزرگ مثلاً سید عبدالرزاق شاہ صاحب اور محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی سب محمد امین احمدی صاحب کے اساتذہ تھے۔ دونوں خاندانوں کے ساتھ ان بزرگ اساتذہ اور احباب کے تعلقات تھے ان کے ذریعہ سے رشتہ کی کوشش ہوئی بعض اور رشتے بھی محترم ڈاکٹر عبداللہ احمدی صاحب کی خدمت میں عزیزہ بہن امین بیگم کے لئے پیش ہوئے محترم ڈاکٹر عبداللہ صاحب احمدی کیلئے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا دو تین سال تک یہ سلسلہ گفتگو چلتا رہا آخر محترم ڈاکٹر عبداللہ احمدی صاحب نے اپنی عزیزہ بیٹی امین بیگم صاحبہ سے ان رشتوں کا ذکر کر کے ان کی رائے معلوم کرنا چاہی تو عزیزہ بہن نے خاندان میں اختلاف اور فیصلہ کرنے میں مشکل پیش آنے کے باعث اپنے بزرگ باپ کی مشکل کو یہ کہہ کر حل کر دیا

"باواجی آپ کو تو کوئی فکر ہی نہیں ہونی چاہیئے اور نہ پریشانی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں محبوب امام دیا ہے آپ حضرت مصلح موعود کی خدمت میں سب حالات کے ساتھ تجویز شدہ رشتوں کے متعلق تحریر کر دیں جو فیصلہ حضور فرمائیں وہ آپ منظور کر لیں اور وہی رشتہ مجھے بھی منظور ہوگا اور اسی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر و برکت ہوگی"

عزیزہ بہن امین بیگم احمدی مرحومہ اگرچہ اس وقت کوئی بہت بڑی عمر اور تجربہ کار خاتون نہ تھیں لیکن باپ نے اپنی بیٹی سے ایسی دانائی کی بات سن کر بے حد خوشی کا اظہار کیا اور کہنے لگے

"بیٹی تم نے میری ساری مشکل حل کر دی"

اس تجویز کے مطابق حضرت ڈاکٹر عبداللہ احمدی صاحب نے اسی وقت حضرت مصلح موعود کی خدمت میں تفصیلی حالات لکھ کر دعا کی درخواست کے ساتھ راہنمائی طلب فرمائی اور لکھا کہ جو حضور کا فیصلہ ہوگا خاکسار اور میری بیٹی اس پر عمل کریں گے۔

حضرت مصلح موعود نے کچھ عرصہ بعد (خاکسار ان دنوں ٹیورا (ٹانگانیکا) میں مقیم تھا) بذریعہ تار حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کو جو جماعت احمدیہ نیروبی کے اس وقت صدر تھے ہدایت فرمائی کہ ہمیں امین بیگم صاحبہ کا رشتہ محمد امین احمدی صاحب کے ساتھ پسند ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے یہ تار ملتے ہی حضرت شاہ صاحب نے ایک قافلہ تیار کیا جس میں محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب۔ محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی اور برادرم محمد امین احمدی تھے اور اسے ساتھ لے کر نیروبی سے ایک سو میل کے فاصلہ پر قراطینہ کے ٹاؤن میں جو ماؤنٹ کینیا کے دامن میں ایک خوبصورت سرسبز اور پرفضا مقام ہے پہنچ گئے۔ ان دنوں حضرت ڈاکٹر عبداللہ صاحب احمدی وہاں ایک کمپنی میں ملازم تھے۔ حضرت شاہ صاحب نے حضور کی تار ڈاکٹر صاحب کے سامنے رکھ دی اور کہا کہ اب آپ فیصلہ کر دیں حضرت ڈاکٹر صاحب نے اپنی بیٹی عزیزہ امین بیگم صاحبہ سے حضور کے تار کا ذکر کیا اور حسب وعدہ رشتہ کی منظوری کا فیصلہ کر کے قافلہ کو خوشخبری سنا دی۔

ڈاکٹر صاحب نے نفل ادا کئے اور نکاح و شادی کی تاریخ باہمی مشورہ سے مقرر کر دی ۱۳ اپریل ۱۹۳۹ء کو نکاح اور پھر رخصتانہ کی تقریب پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی حضرت مصلح موعود کی دعا اور برکت سے۔

میں سالہا سال ان دونوں میاں بیوی کی باہمی معاشرت سے واقف ہوں اور علی وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ دونوں نے ایک دوسرے سے محبت و پیار کا معاملہ رکھا اور دونوں ہی ایک دوسرے پر نثار تھے۔ بڑا سوچا۔ انسانوں میں کمزوریاں ہوتی ہیں اور ان کمزوریوں سے کوئی خالی نہیں۔ چھوٹی بڑی کمزوریاں بعض دفعہ مشکلات اور خاندانوں میں تفرقہ پیدا کر دیتی ہیں مگر ان دونوں میاں بیوی نے حسن معاشرت اپنی سمجھ اور اپنی عقل کے مطابق انتہا تک پہنچائی ہوئی تھی۔ اس وجہ سے مجھے بعض دفعہ حیرت ہوتی کہ اگرچہ ان ملکوں کا ماحول انتہائی دنیا داروں والا ہے اور بعض دفعہ بنیادی دینی مقاصد سے انسان غافل ہو جاتا ہے۔ لیکن عزیزہ بہن کو دیکھا کہ جماعت کے مرکز سے دلی وابستگی ہمیشہ رہی اور یہی جذبہ انہوں نے اپنے خاوند میں بھی پیدا کر دیا تھا۔

امام وقت کی ذات اور امام وقت کے خاندان کے افراد، بچوں اور بچیوں سے دلی عقیدت رکھتی تھیں اور کبھی نظام کے خلاف کوئی بات اگر اپنے خاوند میں دیکھتیں تو انہیں بھی بڑی غیرت اور جرأت سے نہ صرف سمجھائیں بلکہ ایسا اقدام بھی کر لیتیں جو عام خاتون نہیں کر سکتی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک (ہندوستان) پر جو بہت بڑی مصیبت ہندوستان کے مسلمانوں پر وارد ہوئی اور جماعت کو بھی اس مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ باہر کے احمدیوں کو حضرت مصلح موعود اور جماعت اور مرکز میں رہنے والوں کی پریشانی کے باعث بہت بے چینی تھی۔ ہر دم کسی نہ کسی طرح امداد کر کے مرکز کی مشکل کو کم کرنے کے خواہش مند تھے۔

ان دنوں مشرقی افریقہ کی بالخصوص نیروبی جماعت نے بہت اخلاص کا نمونہ دکھایا خاکسار کی تحریک پر عورتوں نے زیورات اور جماعت کے احباب نے بڑی بڑی رقوم پیش کیں۔ غالباً ستر ہزار روپے کے قریب رقم اس وقت مرکز کو بھجوائی گئی۔

جن عورتوں نے زیورات پیش کئے ان میں خاکسار کی مرحومہ بیوی مبارکہ بیگم بھی تھیں انہوں نے اپنا سارا زیور دے دیا تھا۔ اسی طرح بہت سی خواتین نے اور عزیزہ بہن امین بیگم احمدی نے بھی اس موقع پر زیور پیش کر دیا۔

(باقی)

(بقیہ اگلا نمبر)

انصار اللہ اور جسمانی صحت

مجالس انصار اللہ اپنے اراکین میں تحریک کریں کہ وہ صبح کے وقت سیر کی عادت ڈالیں۔ نیز حتی المقدور سیر کے علاوہ ورزش بھی کیا کریں۔ اس طرح بیماریوں سے بھی بچیں گے اور صحت بھی قائم رکھنے میں مدد ملے گی۔

اسی طرح مناسب کھیلوں مثلاً والی بال، رنگ، بیڈمنٹن وغیرہ کی کھیلیں رائج کریں۔ ٹیمیں بنائیں اور بین المجالس مقابلے کروائیں۔

اس سلسلہ میں مجالس اپنی کارکردگی کی رپورٹ ماہنامہ رپورٹ فارم میں ضرور کیا کریں۔

قائد ذہانت و صحت جسمانی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانوئیں
جلسہ یوم قدرت ثانیہ

(مکرم مولوی منیر احمد صاحب بسمل مبلغ تیم کانو)

حضرت اقدس نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اپنے متبعین کو یہ خوشخبری دی تھی کہ

"سو اے عزیزو جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"

(رسالہ الوصیت)

الحمد للہ کہ اس الٰہی بشارت کے مطابق حضرت اقدس کی وفات کے بعد سے

قدرت ثانیہ

کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر سال ۲۷ مئی کو احباب جماعت کو اس دن کی اہمیت نیز قدرت ثانیہ کی اہمیت و برکات سے روشناس کرانے کے لئے جلسوں کا انعقاد ہوتا ہے۔

۲۷ مئی بروز بدھ کانو جماعت نے عشاء کے بعد جلسہ یوم قدرت ثانیہ منعقد کیا۔ اس روز محترم امیر صاحب مولانا محمد اجمل صاحب شاہد کسی اہم جماعتی کام کے لئے کانو تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہ جلسہ محترم امیر صاحب کی صدارت میں سوا سات بجے شام شروع ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو برادرم مکرم سید قاسم احمد صاحب نے کی تلاوت کے بعد محترم برادرم عیسیٰ الابی صاحب نے رسالہ الوصیت سے قدرت ثانیہ سے متعلق اقتباس پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں خاکسار نے "قدرت ثانیہ کی برکات" کے موضوع پر تقریر کی اور تفصیل کے ساتھ بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قدرت ثانیہ کی برکات سے نوازا۔ خاکسار نے خاص طور پر اس برکت کا ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے محض قدرت ثانیہ کی برکت سے جب بھی کوئی خوف کی حالت پیدا ہوئی ہمیشہ ہی اسے امن میں بدل دیا۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم الحاجی یحیٰی صاحب جو ہمارے لوکل مشنری ہیں نے تقریر کی انہوں نے اپنی تقریر میں قدرت ثانیہ کے منصب کی وضاحت فرمائی اور اس کی اہمیت سے احباب کو قرآن کریم اور احادیث نبویؐ نیز ارشادات حضرت اقدس سے روشناس کرایا

مکرم الحاجی یحیٰی صاحب کی تقریر کے بعد محترم امیر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں احباب کو قدرت ثانیہ کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی تلقین کی اور بتایا کہ ان برکات کے حصول کا بہترین ذریعہ امام وقت کے ساتھ ذاتی وابستگی اور ذاتی تعلقات ہیں یہ تعلق جس قدر مضبوط ہوگا اتنی ہی زیادہ برکات حاصل ہوں گی

محترم امیر صاحب نے احباب جماعت کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اپنی آنے والی نسلوں کی بھی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ ہمیشہ ہی نظام جماعت کے ساتھ وابستہ رہیں آمین

آخر میں محترم امیر صاحب نے دعا کروائی اور دعا کے ساتھ ہی جلسہ ختم ہوا۔

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

(۱) مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد واپس بھجوا دیں

(۲) ماہ اگست کے مطالعہ کی کتاب "گناہ سے نجات" مقرر ہے۔

(۳) مرکزی مقالہ بعنوان جنگ موتہ و غزوہ تبوک۔ حجم دس ہزار الفاظ:۔

اوّل انعام۔ ۷۰۰ روپے دوم انعام: ۵۰۰ روپے

سوم " - ۳۰۰ "

آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۱ء (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مستقل کلاس برائے تعلیم القرآن

احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ایسے دوستوں (بچوں، نوجوان اور عمر رسیدہ) کے لئے جن کے پاس مقامی طور پر قرآن کریم ناظرہ یا با ترجمہ پڑھنے کا کوئی انتظام نہیں نظارت ہذا کی زیر نگرانی مرکز سلسلہ ربوہ میں ایک مستقل کلاس کا انتظام موجود ہے۔ یہ کلاس روزانہ مسجد مبارک میں منعقد ہوتی ہے اور ہر پڑھنے والے کی ضرورت اور قابلیت کے مطابق اسے قرآن کریم ناظرہ یا اس کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ ایسے دوست جو اپنے طور پر ربوہ میں قیام و طعام کا بندوبست نہیں کر سکتے۔ ان کے لئے دارالضیافت میں انتظام کیا جاتا ہے۔ اور مستحق طلبہ کو بیس روپے وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

اس کلاس میں داخلہ کی گنجائش موجود ہے۔ دلچسپی رکھنے والے دوست اپنے امیر کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں۔ درخواست میں نام۔ ولدیت۔ عمر۔ تعلیم اور پیشہ کے علاوہ یہ بھی لکھا جائے کہ وہ کتنے عرصہ تک تعلیم کے لئے ربوہ میں رہ سکتے ہیں۔ داخلہ کلاس کے لئے عرصہ ایک سال ہے لیکن اگر کوئی طالب علم اس سے کم عرصہ میں ناظرہ قرآن کریم ختم کر لے گا تو اسے اس سے پہلے بھی جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

قائدین کرام و ناظمین تجنید خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

لائحہ عمل کے مطابق ہر مجلس کے لیے ضروری ہے کہ وہ فہرست تجنید خدام برائے سال ۸۲-۱۹۸۱ء ماہ ظہور (اگست) میں مکمل کر کے مرکز میں بھجوائے — فہرست ہائے تجنید تیار کرتے وقت درج ذیل امور کا خاص اہتمام فرمائیں۔

- آپ کی مجلس کے پندرہ سے چالیس سال کی عمر کے ہر احمدی نوجوان کا نام فہرست میں درج ہو۔
- فارم تجنید پر مطلوبہ کوائف کا اندراج صحیح، واضح اور مکمل ہو۔
- اگر آپ کی مجلس میں خدام کی تعداد پندرہ سے زیادہ ہے تو انہیں قریباً دس دس کے حزب میں تقسیم کر کے ہر حزب پر ایک سائق کا تقرر فرمائیں۔
- لائحہ عمل میں مندرج ہدایات کے مطابق اپنے ہاں ایک رجسٹر تجنید تیار کر کے خدام کے جملہ کوائف اس میں درج فرمائیں۔
- اگر آپ کی مجلس کے کوئی خادم تعلیم، ملازمت یا کاروبار کے سلسلہ میں کسی دوسری جگہ مقیم ہیں تو ان کے نام و مکمل پتہ سے مرکز کو آگاہ کریں تا متعلقہ مجلس کے قائد صاحب کو ان سے رابطہ قائم کرنے کے لیے ہدایت دی جا سکے۔

امید ہے آپ اپنی مجلس کی مکمل تجنید خدام بروقت مرکز میں بھجوا کر ممنون فرماویں گے۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"ہفتہ اصلاح وارشاد کب اور کیسے"؟

۱۔ امسال مجالس کو یہ موقعہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے حالات کے مطابق ماہ اگست یا ستمبر میں سے کوئی ہفتہ چن کر مندرجہ ذیل پروگرام پر عمل فرمائیں:۔

۲۔ ہفتہ اصلاح وارشاد میں (i) علمی مذاکرہ (مجلس سوال و جواب) کا انتظام کریں۔

(ii)۔ سلائیڈز/مووی فلم/ وی سی آر کے ذریعہ احمدیہ مساعی سے احباب کو متعارف کروانے کا پروگرام بنائیں۔

(iii)۔ احباب کو ربوہ کی زیارت اور حضرت امام جماعت احمدیہ سے متعارف کروانے کے لئے وفود کا انتظام کریں۔

زعماء مجالس انصار اللہ احباب کے مشورہ سے پروگرام ترتیب دے کر مرکز کو بھی مطلع فرمائیں۔

ناظمین اضلاع کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ نگرانی فرماویں تا ان کے علاقہ کی ساری مجالس اس پروگرام میں عملی حصہ لیں۔ اور بعد میں رپورٹ بھی بھجوائیں۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سترھویں فضل عمر درس القرآن کلاس

۱۰ تا ۲۵ اگست ربوہ میں منعقد ہوگی

کلاس میں شمولیت کے لیے کم از کم معیار مڈل پاس ہے۔ عمر کی کوئی پابندی نہیں۔ شامل ہونے والے طلباء طالبات کے قیام و طعام کا انتظام مرکز کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ یہ کلاس جس میں دو ہفتوں تک قرآن حدیث کا درس دیا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر نگرانی گذشتہ سترہ برس سے جاری ہے۔ اس کے تین معیار ہیں۔

۱۔ معیار اوّل: جو بی۔ اے یا اس سے اوپر تعلیم رکھنے والوں کے لیے ہے۔
۲۔ معیار دوم: جو میٹرک یا اس سے اوپر مگر بی۔ اے سے کم تعلیم رکھنے والوں کے لیے ہے۔
۳۔ معیار سوم: جو میٹرک سے کم مگر مڈل سے اوپر تعلیم رکھنے والوں کے لیے ہے۔

ہر معیار کے لیے الگ الگ نصاب مقرر ہے جس کی تدریس کے لیے قابل اساتذہ کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ کلاس کے اختتام پر ہر معیار کا الگ الگ امتحان ہوتا ہے اور اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔

امراء و صدر صاحبان نیز مربیان سلسلہ سے گذارش ہے کہ وہ رمضان المبارک کے ایام میں اور خاص طور پر عید کے موقعہ پر کلاس میں شمولیت کے لیے خاص طور پر تحریک فرماویں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

نوٹس طلبی ٹنڈر

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ٹنڈر شیڈول آف ریٹس ۱۹۷۹ء بمع ترمیم کلی پر ان ٹھیکیداروں سے مطلوب ہیں جنہوں نے سال رواں کے اندراج / تجدید فیس جمع کرادی ہے۔ ٹنڈر مورخہ ۹ اگست ۱۹۸۱ء بوقت گیارہ بجے تک وصول کئے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم بعوض مقررہ فیس (ناقابل واپسی) مورخہ ۸ اگست ۱۹۸۱ء تک ہیڈ کلرک سے لئے جا سکتے ہیں۔ دیگر تفصیلات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر سے دوران اوقات کار ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

زیر دستخطی بغیر وجہ بتلائے کوئی یا تمام ٹنڈر مسترد کرنے کا مجاز ہوگا۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	معیاد
۱۔	تعمیر ہاؤس ٹائپ گودام مقدار ایک لاکھ ٹن پنجاب میں (۳۰۰۰ ٹن بھکر میں بمعہ بجلی کا کام اور بیرونی کام سڑکوں کے بغیر)			
(ا)	گروپ نمبر ۱ (۱۰۰۰ ٹن)	۶,۷۰,۰۰۰/-	۱۳,۴۰۰/-	۸ ماہ
(ب)	گروپ نمبر ۲ (۱۰۰۰ ٹن)	۶,۷۰,۰۰۰/-	۱۳,۴۰۰/-	۸ ماہ
(ج)	گروپ نمبر ۳ (۱۰۰۰ ٹن)	۶,۷۰,۰۰۰/-	۱۳,۴۰۰/-	۸ ماہ
۲۔	تعمیر عمارت برائے عدالت اسسٹنٹ کمشنر میانوالی بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۲,۸۲,۰۰۰/-	۵,۶۴۰/-	۶ ماہ
۳۔	پولڈ ٹائپ رہائشی کوارٹر برائے کلاس ۳ اور ۴ میانوالی میں اندرونی سینیٹری کا کام کرنا اور بجلی کا کام	۸۵,۰۰۰/-	۱,۷۰۰/-	۲ ماہ
۴۔	پنجاب میں ۵۰ ہائی سکولوں میں سائنس لیبارٹری مہیا کرنا۔ ضلع میانوالی میں گورنمنٹ ہائی سکول کندیاں میں سائنس لیبارٹری مہیا کرنا	۷۵,۰۰۰/-	۱,۵۰۰/-	۳ ماہ

ایگزیکٹو انجینئر پراونشل بلڈنگ ڈویژن میانوالی

IPL-5486

عید فنڈ اور فطرانہ

(۱) امرائے کرام و صدر اصحاب سے گزارش ہے کہ عید فنڈ ہر دوست سے ان کی حیثیت کے مطابق ہر دو عیدوں کی مبارک تقاریب پر وصول فرمایا جائے اور مرکز میں بھجوا دیا جائے۔

(۲) فطرانہ کی شرح سال ۸۲-۸۱ء میں چار روپے فی کس مقرر کی گئی ہے۔ بیرونی جماعتیں اس میں سے ۱/۱۰ اور ربوہ کے حلقہ جات ۱/۲ مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں گے۔

(ناظر بیت المال (آمد))

دعائے نعم البدل

عزیزم بشیر احمد صاحب باندھی کا بچہ رؤف احمد بعمر سات سال دو دن نمونیہ سے بیمار رہ کر ۱۷ جولائی بروز جمعہ نواب شاہ میڈیکل کالج ہسپتال میں فوت ہوگیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم مکرم محمد ادریس صاحب مرحوم باندھی کا پوتا اور مکرم چودھری شاہ محمد صاحب جمال پور ضلع نواب شاہ کا نواسہ تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو اپنے فضل سے نعم البدل عطا کرے اور سب افراد خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(صادق احمد احمدی کمیشن ایجنٹ۔ جام صاحب روڈ۔ نواب شاہ)

درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلا آرہا ہے۔ پیٹ۔ انتڑیوں اور گردے میں تکلیف رہتی ہے بعض اور عوارض بھی ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم میری جملہ تکالیف کو دور فرما کر شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین

۲۔ خاکسار کا بچہ وحید احمد چھ سال قبل آگ سے بری طرح جل گیا تھا اس کے بعد دو بڑے آپریشن بھی ہوئے، لیکن تا حال اس کا زخم مندمل نہیں ہو رہا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے ایک مزید بڑا آپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے دعا فرماویں۔ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۔ میرا ایک اور بچہ کراچی میں دو ہفتہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ آب و ہوا موافق نہیں آئی۔ احباب جماعت اس کے جلد از جلد صحت یاب ہونے کے لیے بھی دعا فرماویں۔

محمود احمد سعید فاضل
دارالصدر جنوبی ربوہ

۴۔ خاکسار کا لڑکا عزیزم خلیل احمد عرصہ ایک ماہ سے زائد عرصہ سے ناراض ہو کر گھر سے چلا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت زیادہ پریشانی اور فکر لاحق ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کے جلد گھر واپسی کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار
شاہ محمد (احمدی) موضع طیاں والا براستہ بیگووال، تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

۵۔ آجکل چند کاروباری اور دیگر پریشانیوں میں مبتلا ہوں خدا کی مدد اور نصرت کے لیے خصوصی دعاؤں کی ضرورت ہے۔

محمد ظہیر الدین احمد
جی ٹی ایس ہسپتال لاہور

خاکسار کا بیٹا عزیزم راشد حسین عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم راشد حسین کو صحت کامل و عاجل عطا فرمائے۔

(محمد حسین خادم مسجد مبارک ربوہ)

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ نگہت اقبال جو کہ میڈیکل کالج میں فسٹ ائر کی طالبہ ہے۔ جسم میں درد کی وجہ سے آج کل بیمار ہے۔ خاندانِ مبارکہ کے افراد سے اور احباب جماعت سے نہایت عاجزانہ عزیزہ کی کامل صحت یابی اور تعلیم میں اعلیٰ کامیابی کے لیے درخواستِ دعا ہے۔

نعیم احمد خالد
(قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور)

قارئین الفضل اور احباب جماعت کو ہماری طرف سے
عید مبارک
آپ مکان تعمیر کرائیں تو لکڑی کے کام کیلئے
ہمیں یاد رکھیں
حبیب اللہ
افغان ٹمبر ورکس فیکٹری ایریا ربوہ فون 695

ہفتہ اصلاح و ارشاد میں انصار نے (۱) مجالس سوال و جواب (۲) سلائیڈ لیکچرز (۳) زیارت ربوہ کیلئے وفود کا انتظام کرنا ہے

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلان برائے سال ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء

علمی تصانیف پر ساڑھے بارہ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کی کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈھائی ڈھائی ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں :-

پہلا انعام : بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفاتِ الٰہیہ۔ ضرورتِ نبوت۔ معیارِ شناختِ نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام : اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام : تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام : اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ۔ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا) کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام : کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔ البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جا سکے گا۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو

(الف) مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں اور اس کی ایک نقل مؤلف اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ (ب) مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کر کے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب راہنمائی کر سکے۔ (ج) مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں۔ جن میں کتاب کا سنِ طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔ (د) انگریزی خوان طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام شمار اور شائع ہو سکے گا۔

(۵) پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔ اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

(الف) مستحق انعام قرار دیئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے مصنفین کی ہدایت کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کر لیں۔ (ب) مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۱/۳ حصہ کو بطور اقتباس شائع کرنے کا فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا۔ اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مطبوعہ مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو۔ اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائیلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتا ہے۔ یعنی رائیلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔ (ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو۔ اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو۔ تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا۔ مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر محترم سے استصواب کر لے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

(۱۰) اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا محترم صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

فوری ضرورت

ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے نیچے دیئے گئے سٹاف کی فوری ضرورت ہے :-

(۱) فورمین / شفٹ انچارج	تنخواہ حسب قابلیت	
(۲) F.Sc. / B.Sc. کیمسٹ	تنخواہ بالترتیب -/۱۲۰۰ — -/۸۷۵ روپیہ	
(۳) فٹر / الیکٹریشن	"	-/۸۷۵ روپیہ
(۴) مشین اپریٹر	"	-/۶۷۵ "
(۵) چوکیدار	"	-/۴۶۵ "

(عمر ۳۵ سال سے ۵۰ سال تک۔ سابقہ فوجی حضرات کو ترجیح دی جائے گی)

(۶) لیبر -/۴۴۰ روپیہ

رہائش فیکٹری مفت فراہم کرے گی۔ درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔ یا امیدوار براہ راست ۸ اگست کے بعد فیکٹری آئیں۔

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ۔ جہلم

آنکھوں کی خوبصورتی کا ضامن

نوری کاجل

سٹاکسٹ

انعام جنرل سٹور

گول بازار ربوہ

مینجر: نوری دواخانہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴